پاور بجٹ برائے سال 17-2016ء

1- اگر ایسا کوئی معاملہ ہے جس پر سرکار، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے مابین مکمل اتفاق رائے قائم ہوسکتا ہے تو وہ یہ ہے کہ پاور ہی ایک ایسا سیکٹر ہے جو حکومت کے مالی معاملات کی کایا پلٹ سکتا ہے، سرکاری معیشت کی ترقی کو اعلیٰ جہت عطا کرسکتا ہے اور عوام کے بودوباش کو آسان بنا سکتا ہے۔

2- اِس میں کوئی حیرانگی نہیں کہ یہ شعبہ تمام سابقہ سرکاروں کے لیے ترجیحی شعبہ رہ چکا ہے۔ اِس کے باوجود پاور سیکٹر سے بھرپور پیداواری استفادہ فرسودہ نظام ترسیل اور غیر موثر نظام تقسیم کاری کی وجہ سے نہیں کیا جاسکا ہے۔ اِس کی معاشی قیمت بہت زیادہ ہے اور اِس کا مالی بوجھ ریاست کو اِس قدر مفلوج کردیتا ہے کہ عوامی بہبود کے لیے پیسہ صرف کرنے کی قوت بُری طرح سے اثرانداز ہوتی ہے۔

3- ایسا کیوں ہے، یہ ایک طویل داستان ہے۔ گذشتہ 60 سال کے دوران محاورۃً بھی دریائے چناب اور دوسرے دریاؤں کا بہت پانی بہہ چکا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ ہم عوامی بہبود کے لیے اپنے آبی وسائل سے بھرپور استفادہ کرنے سے قاصر رہے۔ یہ ایک سادہ لیکن تابناک حقیقت ہے۔

4- اِس حقیقت کے پیش نظر کہ پاور سیکٹر ڈیولپمنٹ میں ہی ریاست کی مالی خوداختیاری مضمر ہے ایک الگ پاور بجٹ پیش کیا جارہا ہے۔ اِس کا بنیادی

مقصد یہ ہے کہ اِس شعبہ کے مسائل کو وضاحت اور توجہ سے نمٹایا جاسکے، ایک لائحہ عمل مرتب کیا جاسکےاور مالی خسارے کو قابو کیا جاسکے۔

دوہرے خسارے POWER AND FISCAL

5- جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا ہے کہ ریاستی بجٹ میں 2,988 کروڑ روپے کا خسارہ ہے جس کے لیے رقوم دستیاب نہیں ہیں۔ مالی معنوں میں بجلی کا خسارہ 3,927 کروڑ روپے ہے دوسرے الفاظ میں اگر پاور سیکٹر معاشیات کا حل ڈھونڈا جائے تو ریاست کے بجٹ میں خسارہ نہ ہوگا بلکہ ہمارا بجٹ Surplus بجٹ ہوگا۔
جناب سپیکر! اِس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ پاور سیکٹر ریاست کی مالیات کے لیے کتنا اہم ہے۔ المیہ تو یہ ہے کہ اِس بھاری خسارہ کے باوجود ہم عوام کو خاطر خواہ معیار اور مقدار میں بجلی فراہم نہیں کر پاتے۔

6- ریاست کے بنیادی مالی معاملات میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت کا اِس ذمہ داری اور یقین دہانی کے پسِ منظر میں جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ گھریلو، تجارتی اور صنعتی صارفین کو ہر روز 24 گھنٹے معیاری/ قابلِ بھروسہ اور معقول نرخوں پر بجلی فراہم کی جائے گی۔ ہماری حکومت اپنے شہریوں کے معیارِ زندگی کو بجلی کے وافر استعمال سے بہتر بنانے کی وعدہ بند ہے۔ ہمارا مقصد ہے کہ ہر کنبے کو دن رات بجلی فراہم کی جائے، مگر یہ کام بہت ہمت آزما ہے۔

بجلی کی صورتحال: مانگ اور فراہمی

-7 اِس وقت صورتحال یہ ہے کہ 2011 سے 2015 کے درمیان ریاست میں بجلی کی مانگ میں 8 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔سال 13-2012 میں Peak Deficit 28 فیصد تھا، جو گھٹ کر سال 16-2015 میں 23 فیصد رہ گیا ہے۔ریاستی بجلی میں اور ذرائع کے بمقابلہ پن بجلی کے زیادہ تناسب اور اِس سے ملحقہ پیداواری و ترسیلی دقتوں نے ریاست میں بجلی کی دستیابی کو موسمی تغیرات سے دوچار کر دیا ہے۔

-8 ہماری ریاست میں توانائی کی کمی ہے اور توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ریاست کو Northern Region Grid سے بجلی کی خریداری پر انحصار کرنا پڑتا ہے، خاص کر موسم سرما کے دوران جب اِس کی مانگ بڑھ جاتی ہے اور ریاست کی اپنی پیداوار میں شدید کمی واقع ہوجاتی ہے۔اِس طرح توانائی کی مانگ اور دستیابی کے درمیان بہت بڑی خلیج موجود رہتی ہے۔

-9 تخمیناً سال 15-2014 کے لیے بجلی کی Restricted دستیابی 1,3,701 ملیون یونٹ رہی جبکہ ہماری Unrestricted ضرورت تقریباً 18000 ملیون یونٹ تھی۔

-10 اِس وقت 107 دیہات اور 3.56 لاکھ کنبے بجلی سے محروم ہیں جن کو

2018-19 کے اختتام تک مکمل طور بجلی فراہم کرنے کا منصوبہ ہے۔

-11 اِس خلیج کو پاٹنے کے لیے Power For All پروگرام ایک اہم اقدام ہے۔ ہر روز صبح و شام ہر ایک کو (24x7PFA) بجلی فراہم کرنے کے اِس حکومتِ ہند اور ریاستی حکومت کے مشترکہ اقدام کا منشاء یہ ہے کہ تمام گھریلو صنعتی، تجارتی اور دیگر بجلی صارفین کو مالی سال 2019 کے اختتام تک دن رات قابلِ اعتبار اور معیاری بجلی فراہم کی جائے۔

-12 ہماری حکومت نے وزارت بجلی اور اِس کی مختلف ایجنسیوں REC,PFC,CAE اور BEE کے ساتھ مشاورت کر کے PFA کے لیے ایک دستاویزی لائحہ عمل (روڈ میپ دستاویز) کو حتمی شکل دی ہے جس میں بجلی کی پیداوار ترسیل و تقسیم، قابلِ تجدید توانائی اور موثر توانائی جیسے جامع اقدامات شامل ہیں اِن اقدامات کو مالی سال 2016 سے 2019 تک روبہ عمل لانے کی تجویز ہے۔

-13 حکومت پاور سیکٹر کی معاونت اُن مخصوص کیپٹل سبسڈی سکیموں کے ذریعے بدستور جاری رکھے گی جن کا مقصد غریبوں اور چھوٹے صارفین کی مدد کرنا اور ریاست میں علاقائی عدمِ مساوات کا خاتمہ کرنا ہے۔ حکومتِ ہند کے سرگرم تعاون سے ہر روز 24 گھنٹے Power For All پروگرام عملایا جائے گا۔ اِس ضمن میں حکومتِ ہند کے ساتھ بہت جلد ایک مفاہمتی دستاویز (MOU) پر دستخط کئے جائیں گے۔

بجلی کی خرید، آمدنی اور فیس

14- گذشتہ سال پاور بجٹ پیش کرتے ہوئے میں نے ایوان کی توجہ پاور کی خرید اور اصل آمدن کے حصول کے درمیان بھاری اور بڑھتی ہوئی خلیج کی طرف مبذول کی تھی۔

15- اگرچہ 97-1996 میں 54.33 کروڑ روپے کی آمدن میں یقینی لیکن آہستہ رو اضافہ ہوا ہے اور یہ 1937.27 کروڑ روپے تک جا پہنچی ہے لیکن یہ اضافہ پاور مصارف سے کوسوں دُور ہے۔ مارچ 2016 کے اختتام تک پاور کی خرید پر کُل بقایا واجبات 7000 کروڑ روپے تھے جس میں (سالانہ 18 فیصد کے اوسط سود کے مطابق) 1260 کروڑ روپے سرچارج شامل ہے۔

16- میں نے بازار سے بانڈس کی شکل میں 7000 کروڑ روپے کا قرضہ حاصل کر کے قرضہ کی سرِنو شیرازہ بندی کا اعلان کیا تھا تاکہ مجموعی پاور واجبات کو ادا کیا جا سکے۔ اِس دوران مرکزی وزارت پاور نے اِسی مقصد سے (UJJWAL DISCOM ASSURANCE YOJNA) شروع کی۔

17- اِس سکیم کے تحت، پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے حکومتِ ہند کے ساتھ ایک مفاہمتی دستاویز پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت 3537.55 کروڑ

روپے کا قرضہ حاصل کرنا تھا اِس میں سے 2140 کروڑ روپے حاصل کیے گئے ہیں اور 1397.55 کروڑ روپے رواں سال میں حاصل ہونے کی توقع ہے۔ بقیہ مالی واجبات کی سرِ نو شیرازہ بندی ریاستی سرکار کے ذریعے بانڈ اجراء کرنے سے عمل میں لائی جائے گی۔ کلّہم مالی واجبات کی ایک بار شیرازہ بندی ہوجائے تو سود/سرچارج کے تحت کمی واقع ہونے سے 700 کروڑ روپے کی بچت ہوگی۔

-18 وقت کا تقاضا ہے کہ اِس بات کو تسلیم کیا جائے کہ ریاست کے ذریعے ہر سال بجلی کی خرید اور اِس سے حاصل شدہ آمدن میں تفاوت کے لیے دو امور ذمہ دار ہیں۔ پہلے کا تعلق ناکارہ بجلی نظام سے ہے جو کمزور ترسیلی ڈھانچے اور ناقص نظام کا نتیجہ ہے۔ دوسرے کا تعلق واضح اور پوشیدہ سبسڈی سے ہے جو کہ ہر کس و ناکس کو ملتی ہے اور اِس کا کوئی زمرہ مقرر نہیں ہے۔

-19 آمدن کی وصولیابی کو ترسیل اور تقسیم کے نقصانات جموں وکشمیر سٹیٹ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن (J&K SERC) کی طرف سے صادر کیے گئے Tariff احکام، اور J&K SERC کی طرف سے دی گئی سبسڈی، بجلی بلوں کی تدوین اور فی الواقعی وصولیابی کے پسِ منظر میں سمجھ لینے کی ضرورت ہے۔

-20 عام فہم زبان میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ بجلی فراہم کرنے پر فی یونٹ اوسطاً 7.72 روپے لاگت کی آتی ہے جس میں 42.26 فیصد کا وہ خسارہ بھی

شامل ہے جس کو اصولی طور پر تسلیم کیا گیا ہے ۔اوسط قیمتِ فروخت 3.64 روپے فی یونٹ بنتی ہے۔منظورشدہ شرح کی بنیاد پر فی یونٹ اوسطِ تفاوت 4.18 روپے بنتا ہے ۔یہ خسارہ جو کہ فی یونٹ لاگت کا 54 فیصد ہے Operational عملیاتی نااہلیت اور غیر اہدافی سبسڈی پر مشتمل ہے۔

-21 باالفاظِ دیگر بجلی کی خرید اور آمدن کے مابین بڑھتی ہوئی اِس خلیج کے پسِ پردہ جو امور کارفرما ہیں، اُن میں کم بجلی فیس ،اُونچے ترسیلی و تقسیمی نقصانات، ناقص میٹر، صارفین کے ذریعے طے شدہ معاہدہ سے زیادہ بجلی کا بے جا استعمال ،غیر رجسٹرڈ کنکشن ،سیکورٹی فورسز کے قیام کے عارضی مقامات، مائیگرنٹ کیمپوں ،میونسپل کارپوریشنوں/کمیٹیوں کے ذریعے پبلک لائٹنگ اور سرکاری دفاتر سے فیس کی عدمِ وصولی شامل ہیں۔

-22 AT&C نقصانات جو مالی سال 16-2015 میں 59 فیصد رہے ہیں، Operational عملیاتی نااہلیت کے غماز ہیں ۔اِس پر طرہ یہ کہ غیر میٹر شدہ بجلی کا استعمال بہت زیادہ ہے جو ریاست میں AT&C کے بھاری نقصان کی بنیادی وجہ ہے۔

-23 اِس مسئلے سے نبرد آزما ہونے کے لیے جموں وکشمیر پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے 100 فیصد میٹر نصب کر کے نقصانات کو کم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔تجارتی نقصانات کے مقابلتاً نظام میں تیکنیکی نقصانات

زیادہ ہیں۔ وہ اِس لیے کہ بجلی تاریں بوسیدہ ہوچکی ہیں اور اِن پر صلاحیت سے زیادہ بوجھ ڈالا جاتا ہے اور ایچ ٹی(HT) :ایل ٹی (LT) تناسب بھی نامعقول ہے۔جموں وکشمیر پاور ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے وضع کردہ سرمایہ کاری منصوبہ کا مقصد یہ ہے کہ LT:HT تناسب کوکم کر کے تیکنیکی نقصان کوکم کیا جائے ۔ بالخصوص تقسیم کاری اورسب ٹرانسمشن شعبوں میں سرمایہ کاری منصوبوں کا مقصد یہ ہے کہ مالی سال 2019-20 تک AT&C نقصانات کو 15 فیصد تک کم کیا جائے۔یہ صرف وسیع تر پاوراصلاحات سے ہی ممکن ہے ۔

بجلی شعبہ میں اصلاحات

(الف)محکمہ کومنقسم کرنا

24- حکومت نے ستمبر 2012 میں جے کے پی ڈی ڈی کومنقسم کرنے کے احکام صادر کئے تھے جن کے تحت ایک ٹرانسمشن کمپنی،دوڈسٹری بیوشن کمپنیاں (جموں اورکشمیرڈویژنوں کے لیے ایک ایک)اورایک تجارتی کمپنی قائم کی جائے گی جو (Holding Company) حصص کمپنی کےفرائض انجام دے گی۔

25- اِس حکم کی مطابقت میں چار کمپنیاں موسوم بہ (الف) جموں اینڈ کشمیر سٹیٹ پاورٹرانسمشن کمپنی لمٹیڈ (ب)جموں اینڈ کشمیرسٹیٹ پاورٹریڈنگ

کمپنی لمٹیڈ (ج) جموں پاورڈسٹری بیوشن کمپنی لمٹیڈ (د) کشمیر پاورڈسٹری بیوشن کمپنی لمٹیڈ قائم کی گئی ہیں۔

26- تاہم تقسیم کا یہ عمل ابھی جاری ہے کیونکہ تین نئ تشکیل شدہ کمپنیوں کو اپنی ذمہ داریاں سنبھالنی باقی ہیں۔ منقسم کرنے کے اِس اقدام سے Operation میں شفافیت اور اہلیت یقینی بن جائے گی جس کا منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ لاگت میں کمی واقع ہوگی جس کا فیض بالآخر صارفین کو حاصل ہوگا۔حکومت کسی بھی ملازم کی شرائطِ ملازمت کو کوئی ضرر پہنچائے بغیر محکمہ کو منقسم کرنے کے عمل کو اِس کے انجام تک پہنچانے کی وعدہ بند ہے۔

(ب) تقسیم کاری میں اصلاحات

27- تقسیم کاری میں اصلاحات کے حوالے سے جموں وکشمیر میں اِس وقت حسبِ ذیل سکیموں کو روبہ عمل لایا جارہا ہے:-

دیہات کو بجلی فراہم کرنے کی سکیمیں: RGGVY اور DDUGGY بجلی کے تقسیم کاری نیٹ ورک کو دیہی علاقوں میں توسیع دینے سے متعلق JKPDD کے منصوبے زیادہ تر حکومتِ ہند کی مجوزہ DDUGY اور RGGVY سکیموں کے دائرے میں لائے جاتے ہیں۔ ریاست میں 6337 گاؤں میں سے 98.3 فیصد یعنی 6231 گاؤں میں برقی رو پہنچائی جا چکی ہے جبکہ 1.7 فیصد یعنی 108 گاؤں ابھی بھی برقی رو سے

محروم ہیں۔ ان گاؤں کو RGGVY اور DDUGY کے دائرے میں لایا جارہا ہے۔

بارہویں منصوبے کے دوران برقی رو سے محروم 25 گاؤں کے لیے RGGVY کے تحت 101.28 کروڑ روپے کے منصوبے کو منظور کیا جاچکا ہے۔ اِس کے علاوہ ریاست میں DDUGJY سکیم کے تحت برقی رو سے محروم 83 گاؤں کو برقانے کے لیے 619.67 کروڑ روپے کی رقم کا منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔ پروجیکٹ پر 2017-18 تک عملدرآمد ہونے کی توقع ہے۔

شہری علاقوں کو برقی رو فراہم کرنے کی سکیمیں

مربوط پاور ڈیولپمنٹ سکیم IPDS اور R-APDRP

2001ء کی مردم شماری کے مطابق ریاست جموں وکشمیر میں 30 قصبہ جات (19 کشمیر میں اور 11 جموں میں) جن کی آبادی 10,000 سے زائد ہے کی پروجیکٹ ایریا کے طور نشاندہی کی گئی ہے۔ حکومتِ ہند نے حصہ-الف کے لیے 191.25 کروڑ اور حصہ۔ب کے لیے 1665.27 کروڑ روپے R-APDRP کے تحت 90:10 کے تناسب سے منظور کئے ہے۔ ریاست کا حصہ State Capex Budget کے ذریعے پورا کیا جائے گا۔

(ج) جموں اور سرینگر شہروں کے حوالے سے حکومتِ ہند نے 52.89

کروڑ روپیوں کے تخمینے سے SCADA/DMS کے لیے DPR منظور کیا ہے۔حصہ (ب) کے عملدر آمد کے لیے دوشہروں اور 28 قصبہ جات کو 9 کلسٹروں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں سے 4 جموں ڈویژن میں ہیں اور 5 کشمیرڈویژن میں۔زمینی سطح پر اِن کلیدی شہروں میں عملدرآمد کا کام پہلے ہی شروع ہو چکا ہے اور سال 2016 کے دوران اِس کی تکمیل ہوگی۔اِس سے اِن قصبہ جات میں بجلی کے معیار کو خاطر خواہ ترقی ملے گی جس سے ترسیل اور تقسیم کاری میں بھی نمایاں بہتری آئے گی اور AT&C نقصانات کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔IPDS سکیموں کے دائرے میں 12 سرکلوں کے تحت 86 قصبہ جات لائے جائیں گے۔ 12 سرکلوں پر محیط پروجیکٹوں کے لئے کل 450.39 کروڑ روپے کی لاگت اور 444.50 کروڑ روپے کی نظرِ ثانی شدہ لاگت کے تفصیلی پروجیکٹ رپورٹ (DPRS) تیار کیے جاچکے ہیں۔ پروجیکٹ پر 2017-18 تک عملدرآمد ہوگا۔

PMRRP-2015

28- حکومت نے ریاست میں پاورسیکٹر کے لیے وزیرِاعظم کے ریلیف اور تعمیرِ نو پروگرام کے تحت 11400 کروڑ روپے منظور کیے ہیں۔ PMRRP-2015 کا مقصد بجلی کی پیداواریت ،ترسیل اور تقسیم کاری نظام کو جدید طرز کی ٹیکنالوجی کے ذریعے تقویت بخشنا ہے جس میں

گلمرگ ، پہلگام، رنگریٹ، کٹرہ اور بڑی برہمناں میں سمارٹ گرڈ تعمیر کرنا بھی شامل ہے۔ PMRRP کے تحت چھوٹے پیمانہ کے پن بجلی پروجیکٹ کے DPR مرتب کرنے ،اُن کی تعمیر کے لیے 2000 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔اِسی طرح پکل ڈل و دیگر پن بجلی پروجیکٹوں کے لیے بھی 4153 کروڑ روپے فراہم کیے گئے ہیں۔تقسیم کاری نظام کو استحکام دینے سے متعلق پروگرام کے تحت بڑے شہروں ، کھنموہ، لاسی پورہ،سانبہ اور کٹھوعہ کے چار صنعتی مقامات، وراثتی مقامات، مذہبی مقامات اور سیاحتی مقامات کے لیے 3790 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔متعلقہ ایکشن پلان حکومتِ ہند کو منظوری کے لیے بھیج دیا گیا ہے اور یہ پروجیکٹ جلد شروع کئے جائیں گے۔مذکورہ بالا اقدامات 4.54 فی یونٹ تفاوت میں لگ بھگ 2 روپے فی یونٹ کمی واقع ہوگی۔

بجلی فیس کے ڈھانچے میں معقولیت لانا

29- ریاست میں بجلی فیس کی شرح میں اضافہ آخری بار مالی سال 14-2013 میں ہوا تھا، جب یہ 8.5 فیصد تک بڑھایا گیا تھا۔اس سے پہلے، اس میں مالی سال 12-2011 میں 15 فیصد اور مالی سال 13-2012 میں 19 فیصد کا اضافہ کیا گیا تھا۔ریاستی حکومت نے پچھلے 2 سال سے بجلی فیس کی شرح میں کوئی اضافہ نہیں کیا ہے جبکہ بجلی کی فراہمی کی لاگت میں اوسطاً 7 فیصد تک کا اضافہ ہوا ہے۔

-30 بجلی فیس میں وقتاً فوقتاً مناسب اضافہ ضروری بن جاتا ہے تاکہ Operating اخراجات کو پورا کیا جاسکے اور معیشت کے لیے قابلِ بھروسہ بجلی دستیاب رکھی جا سکے۔ حکومت، بجلی فیس میں معقولیت لانے کے لئے اور اِس سمت میں درپیش رُکاوٹوں کی نشاندہی کرنے، نیز فیس میں معقولیت لانے کے لئے مناسب اقدام اُٹھا رہی ہے۔ اِس مقصد کے لیے جو اہم اقدام لئے گئے ہیں وہ یُوں ہیں:-

(i) بجلی فیس کا ایک کارگر طریقہ رائج کرنا۔

(ii) ''دن کے اوقات'' شرح فیس کا ڈھانچہ رائج کرنا۔

(iii) انتظامی اقدام اُٹھانا، بجلی نظام میں بہتری لانا اور صارفین کے لئے میٹر نصب کرنا۔

(iv) Reactive انرجی کم کرنے کے لیے اقدام پر غور وخوض کرنا۔

-31 2016-17 کے مالی سال کے لیے (State Electricity Regulatory Authority) کے پاس پہلے ہی Tarrif Petition دائر کی گئی ہے جس میں متذکرہ بالا خطوط پر تجاویز کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ریاست میں صارفین کے ہر زمرے کو سسٹم کی خامیوں کا مرتکب ٹھہرانے کے بجائے جے کے پی ڈی ڈی نے جے کے ایس ای آر سی کے سامنے اپنی Tarrif Petition دائر کی ہے جس میں صارفین کے مختلف زمروں سے بجلی سپلائی کے لیے منصفانہ لاگت وصول کرنے کی تجویز ہے، جو اِس طرح ہے:

(i) زیادہ بجلی استعمال کرنے والے زمروں مثلاً ریاستی/مرکزی حکومت کے محکموں، پبلک سٹریٹ لائٹنگ، پبلک واٹر ورکس سے بجلی کی جائز لاگت وصول کی جائے جس کے لیے متعلقہ محکمہ جات کو مطلوبہ رقوم بجٹ میں فراہم کیے جائیں۔

(ii) گھریلو، غیر گھریلو، زرعی اور صنعتی صارفین جیسے زمروں کو کسی بھاری بوجھ کا متحمل بنائے بغیر اِن کے محصول میں مناسب اِضافہ کرنا۔ لاگت کی باقی ماندہ رقم، جائز حد تک متعلقہ محکمہ جات سے زمروں کے لئے براہِ راست سبسڈی کی شکل میں حاصل کی جائے۔

32- لہٰذا محکمہ نے ایس ای سی کے سامنے فیس کی نسبت عرضی دائر کی کہ ریاستی/ مرکزی، پبلک سٹریٹ لائٹنگ اور پبلک واٹر ورکس (ایل ٹی۔ ایچ ٹی) کو چھوڑ کر سپلائی کے تمام زمروں کے لیے13.5% کا اِضافہ کیا جائے تاکہ منصفانہ لاگت کو پورا کیا جا سکے۔

33- حساب وکتاب میں شفافیت یقینی بنانے، بجلی سسٹم میں بہتری لانے اور صارفین کے مختلف زمروں کو مناسب سبسڈی دینے، سپلائی پر جائز لاگت اور جائز سطح سے نیچے صارفین کے مختلف زمروں کے لیے مجوزہ فیس کے درمیان خلیج پاٹنے کے لیے حکومت تجویز رکھتی ہے کہ JKPDD کے ذریعے صارفین کو براہِ راست سبسڈی فراہم کی جائے گی۔

34- اِن اِقدامات سے یہ بات یقینی بن جائے گی کہ جے کے پی ڈی ڈی بتدریج ایک زیادہ شفاف اکاونٹنگ نظام کو روبہ عمل لائے گااور صارفین بالخصوص غیر محفوظ زمرہ جات اور چھوٹے صارفین فیس میں وقتاً فوقتاًاچانک اِضافہ کے اثرات سے بچ جائیں۔اِس سلسلے میں 1728.37 کروڑروپے کی رقم سبسڈی فراہم کرنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

35- ریاستی حکومت نے پاورایمنسٹی سکیم،جس کا اعلان گذشتہ برس کیا گیا کے تحت بجلی فیس پر 100 فیصد سرچارج معاف کرنے کا اعلان کیا تھا بشرطیکہ صارفین 31 مارچ 2016 سے قبل بقایارقومات کی ادائیگی کریں۔ البتہ ،حکومت کو بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں کہ صارفین کی خاصی تعداد مختلف وجوہات کی بناء پر 31 مارچ 2016ءتک فیس معاف کرنے کی اِس سکیم سے استفادہ نہیں کرسکی۔اِن صارفین کی سہولیات اورانہیں اِس سکیم سے خاطرخواہ فائدہ اُٹھانے کے لیے میں پاورایمنسٹی سکیم کو 31 دسمبر 2016ءتک توسیع دینے کی تجویز رکھتا ہوں۔اُمید کی جاتی ہے کہ تمام گھریلو صارفین مذکورہ تاریخ تک بقایاجات کی ادائیگی عمل میں لائیں گےاور مستقبل میں بلوں کی ادائیگی بروقت کیا کریں گے۔

پیداوار

36- حکومت کا دُوررس مقصد یہ ہے کہ ریاست کی بھاری پن بجلی صلاحیت کو فروغ دیا جائے۔ ریاست کی اپنی کُل نصب شدہ پیداواری صلاحیت

1419.37 میگاواٹ ہے جس میں سے 1110 میگاواٹ پن بجلی سٹیشنوں ،198 میگاواٹ حرارتی (گیس ٹربائین) اور 110.96 میگاواٹ چھوٹے پن بجلی پروجیکٹوں سے پیدا ہوتی ہے۔

37- توانائی کی کُل ضروریات کا 45 فیصد ریاست کے اپنے بجلی گھر پورا کرتے ہیں۔توانائی کا 53 فیصد کا معتدبہ حصہ CGS سے فراہم ہوتا ہے جبکہ دو فیصد حصہ نجی سیکٹر کے پروجیکٹوں سے پورا کیا جاتا ہے۔JKSBPC نے 12 ویں/13 ویں منصوبہ میں اِن بجلی گھروں کی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ایک نقشِ راہ ترتیب دیا ہے جس سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وسیع وعریض آبی ذخائر کو بروئے کار لاکر ریاست توانائی کے میدان میں سبقت حاصل کرے گی ۔مجوزہ پروجیکٹوں کو چالو کرنے کا دارومدار اِس امر پر ہے کہ اِن پروجیکٹوں کے DPR وقت پر منظور ہوں، وقت پر اِن کو ٹھیکہ پر دیا جائے اور کام کی مناسب نگرانی ہو۔

38- گذشتہ مالی سال کے دوران 450 میگاواٹ صلاحیت کے بی پی ایچ پی II کو چالو کیا گیا ہے اور اِس کا افتتاح آنریبل وزیر اعظم نے کیا۔بی ایچ ای پی I 2536.07 ملیون یونٹ پیدا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔لیکن یہاں سے 2953.37 ملیون یونٹ کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی ۔L JPH نے اپنی پیداوار میں 661.236 ملیون یونٹ کا اضافہ درج کیا جو سال 1998.99 میں JKSPDC کی طرف سے اپنی تحویل

میں لینے کے بعد سب سے زیادہ پیداوار ہے۔

39- وانگت رابطہ نہر کی ٹنل کا کام کامیابی کے ساتھ سال 2015-16 میں مکمل کیا گیا اور آزمائش کے بعد چالو کیا گیا۔ اِس سے 3x35MWUSHP II کے تیسرے یونٹ کو شروع کیا جاسکا۔ پروجیکٹ کے نقصان زدہ Spill Way اور Spill Channel کی بھی مرمت کی گئی ہے۔مالی سال 2015-16 کے دوران لداخ میں 9 میگاواٹ Dah اور 9 میگاواٹ Hanu کے بڑے حصوں کی تعمیر مکمل کی گئی ہے اور مذکورہ پروجیکٹ، مالی سال 2016-17 کے آخر تک مکمل ہونے کی توقع ہے۔اِس کے علاوہ 330 میگاواٹ کشن گنگا پروجیکٹ بھی 2016-17 میں چالو کیا جائے گا۔جس کے کُل پیداوار کا 12 فیصد ریاست کو دستیاب ہوگا۔

سٹیٹ ہائیڈل پالیسی

40- پن بجلی پروجیکٹوں کے فروغ میں نجی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی غرض سے ریاستی حکومت نے سٹیٹ ہائیڈل پالیسی 2003 تشکیل دی۔ پالیسی کو سرمایہ کاروں کے موافق بنانے کے لیے 2003 کی سٹیٹ ہائیڈل پالیسی کی جگہ جولائی 2011 میں نئی سٹیٹ ہائیڈل پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے۔تقابلی نیلامی کے ذریعے 110.5 میگاواٹ کی مجموعی

صلاحیت کے 10 پاور پروجیکٹوں کو مختلف نجی پاور پروڈیوسروں کو الاٹ کیا گیا۔ جن میں سے 42.5 میگاواٹ کی کل صلاحیت کے 4 پروجیکٹ تعمیر کئے گئے ہیں اور اس وقت کام کر رہے ہیں جبکہ باقی ماندہ تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ حکومت، بہت جلد ایک زیادہ سرمایہ کار دوست پالیسی لا کر چھوٹے پن بجلی پروجیکٹوں میں IPPS کے ذریعے سرمایہ کاری میں حائل رکاوٹوں کو دور کرے گی۔

مرمت، نگہداشت اور درجہ بڑھانے کا (آر ایم یو) منصوبہ

-41 پرانے بجلی گھروں کی مشینیں اپنی افادی عمر پوری کر چکی ہیں اور اُنہیں مرمت اور تجدید کی ضرورت ہے۔ سات پن بجلی پروجیکٹوں کی جدید کاری کے لیے 208.96 کروڑ روپے ایک پروگرام کو درِدست لینے کے لیے حکومت نے منظوری دی ہے۔ 133.95 کروڑ روپے کے قرضہ کی امداد فراہم کرنے کا معاملہ پاور فائنانس کارپوریشن کے ساتھ طے کیا گیا ہے جس میں سے 32.93 کروڑ روپے پہلے ہی حاصل کئے جا چکے ہیں۔ علاوہ ازیں، نئی اور قابل تجدید توانائی کی وزارت 6 پن بجلی پروجیکٹوں کے لیے 32.94 کروڑ روپے کی سبسڈی سپورٹ کو منظور کیا ہے۔

-42 اِن پروجیکٹوں پر پہلے ہی کام شروع ہو چکا ہے۔ (R&M) آر اینڈ ایم کاموں کے حتمی تکمیل کے بعد اِن پن بجلی پروجیکٹوں سے کُل سالانہ پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ اِسی طرح چار اہم پن بجلی پروجیکٹوں جیسے ایل

جے ایچ پی، چینی I، یو ایس ایچ پی I اور گاندربل میں آر اینڈ ایم کے بعد سی ای اے رپورٹ کی تجزیاتی رپورٹ کے مطابق 192 ملیون یونٹ کا اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ آر ایم یو اِس بات کو یقینی بنائے گا کہ یہ پُرانے بجلی گھر کسی بڑی اہم مرمت کے بغیر مزید وقت کے لیے کام کرتے رہیں۔

مؤثر توانائی

43- توانائی کی فراہمی اور استعمال میں بہتری کی ضرورت ایک واقعی امر ہے۔ یہ عام کہاوت ہے کہ بجلی بچانا بجلی پیدا کرنا ہے۔ توانائی کی فراہمی کو زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی غرض سے ایک جامع لائحہ عمل جموں وکشمیر انرجی کنزرویشن ایکٹ 2011 میں وضع کیا گیا تھا۔ اِس ایکٹ میں دیگر باتوں کے علاوہ Bureau of Energy Efficency (BEE) قائم کرنے کی تجویز تھی جو تحفظ و توانائی کو فروغ دینے میں اپنا مشورہ اور تعاون دے اور وہ اپنے مشوروں کے لیے بین الاقوامی مہارت اور توانائی تحفظ کے میدان میں جدید تحقیق سے رجوع کرے گا۔ ایکٹ اِس امر کا اہتمام کرتا ہے کہ محض توانائی پر مبنی کارخانوں کی فہرست بنا کر اِن میں تحفظ توانائی کے لیے حدود مقرر کی جائیں اور اِس سمت میں ترغیبات اور تعزیرات دونوں سے کام لیا جائے۔

44- توانائی بچاؤ سرگرمیوں کو ایک جامع انداز میں آگے لے جانے کے لیے مرکزی وزیر برائے پاور کے جون 2015 دورہ کے دوران جموں وکشمیر

پاور ڈیولپمنٹ محکمہ، BEE اور Energy Efficency Services Ltd. (EESL) جو کہ حکومتِ ہند کی انڈر ٹیکنگ ہے، کے مابین مفاہمت کے سمجھوتہ پر دستخط کیے گئے تھے۔ یہ معاہدہ (MOU) جموں وکشمیر پاور ڈیولپمنٹ محکمہ کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے ہے اور اِس کا مُدعا یہ ہے کہ DSM لائحہ عمل تیار کرنے اور لوڈ کی نسبت جامع مطالعہ کے بعد Demand Supply Management درِدست لیا جائے۔لہٰذا اِس مفاہمتی سمجھوتہ کے تحت جموں اور سرینگر کے ڈویژنوں میں سروے کرنے کے لیے DSM شعبے تشکیل دیے گئے ہیں۔ JKPDD کے مختلف ذیلی شعبوں سے 30 انجینئروں کو National Power Training Institute میں تعینات کیا گیا ہے تا کہ وہ NPTI کی طرف سے منعقدہ تربیت کاروں کے پروگرام میں تربیت حاصل کرسکیں۔ JKSERC نے پہلے ہی DSM ضوابط مشتہر کیے ہیں۔EESL نے JKPDD میں افرادی امداد کے تحت صلاح کار تعینات کیا ہے۔سروے، لوڈ تحقیق اور تجزیہ کا کام انجام دینے کے لیے JKPDD EESL کو ہائرنگ ایجنسی کی خدمات فراہم کررہا ہے تا کہ ایک جامع DSM منصوبہ مرتب کیا جائے اور اِس کو ریاست میں آئندہ دو برسوں کے دوران عملایا جائے۔

-45 ریاست بھر میں توانائی کی مؤثر فراہمی کو فروغ دینے کی طرف پہلے ٹھوس قدم کے طور پر ہماری حکومت نے سب کے لیے اُجالا (UJALA)

پروگراموں کے تحت سستے داموں EESL کے اشتراک سے LED فراہم کر کے اُنت جیوتی (Unnat Jyoti) شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو کہ پوری ریاست میں روبہ عمل لایا جائے گا۔ اُجالا (UJALA) گھریلو شعبہ میں اعلیٰ معیار کے LED بلب کو فروغ دینے کے لیے کوشاں ہے جس سے ابتدائی زیادہ قیمت کی رکاوٹ پر قابو پایا جا سکے گا۔ DELP منتخبہ جگہوں سے ایسی قیمت پر LED بلبوں کی بکری کو قابل عمل بنائے گا جو 400-500 روپے فی یونٹ کی بازاری قیمت کے مقابلے کم ہوگی اور اِن کے ذریعے Incandescent Lamps (ICLS) اور Compact Fluorescent Lamps بدل دئے جائیں گے۔

46- اِس نئی پہل کا مقصد یہ ہوگا کہ عام شہری توانائی بچاؤ اقدامات کے فوائد سے آگاہ ہوں۔ حکومت، EESL کی وساطت سے ہر رجسٹرڈ صارف کو 9 واٹ کے پانچ LED لیمپ انتہائی رعایتی نرخوں پر 20 روپے فی لیمپ کے حساب سے فراہم کرے گی۔ (5 لیمپوں کے پیک کے لیے 100 روپے) 5 لیمپوں سے زیادہ LED لیمپ 100 روپے فی لیمپ کے حساب سے فراہم کیے جائیں گے جو تب بھی کُھلے بازار کی نرخ سے بہت کم ہے۔ ریاست میں 80 لاکھ بلبوں کی تقسیم سے ریاست میں بجلی کی مانگ تقریباً 250 میگا واٹ کم ہو جائے گی اور اس سے 60 MKWH توانائی بچ جائے گی۔ جس سے 130 کروڑ روپے کی سالانہ بچت ہوگی۔ اِس ضمن میں سبسڈی کے لیے رواں سال کے لیے بجٹ میں 64

کروڑ روپے مختص رکھنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

47- مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے مسرّت ہورہی ہے کہ جموں اور سرینگر کی دومیونسپل کارپوریشنوں اور ریاست بھر میں دیگر میونسپلٹیوں میں سٹریٹ لائٹوں کو مرحلہ وار طریقے سے کُلی طور میٹرشدہ توانائی بچت سمارٹ ایل ای ڈی لیمپوں سے بدل دیا جائے گا۔ یہ بھی کوشش کی جائے گی کہ EESL کے ذریعے Operation and Maintenance کو Out-Source کیا جائے۔ اِس مقصد کے لیے رواں سال کے بجٹ میں 80 کروڑ روپے مخصوص رکھنے کی تجویز رکھتا ہوں۔

48- EESL سرکاری دفتروں میں توانائی آڈٹ کو بھی دردست لے گا اور آئندہ دو برسوں میں ریاست بھر میں توانائی بچاؤ LED روشنی کو عام سرکاری عمارتوں میں بروئے کار لائے گا۔

تربیت اور انسانی وسائل کا انتظام وانصرام

49- ریاست میں شروع کیے گئے نئے اصلاحی طریقہ کار میں یہ بات بالخصوص ضروری ہے کہ توانائی شعبہ کو مناسب طور تربیت یافتہ انسانی وسائل دستیاب ہوں، لہٰذا تربیتی ڈھانچے کو بڑھاوا دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ اِس شعبہ کی ضروریات کے مطابق باقاعدہ تربیت یافتہ اِنسانی وسائل دستیاب رکھے جائیں۔ ایسی کوششیں

کرنے کی بھی ضرورت ہے کہ توانائی شعبہ سے منسلک عملہ لاگت سے متعلق زیادہ سے زیادہ حساس اور صارف دوست ثابت ہو۔

50- اِس سمت میں ایک ٹھوس قدم کے طور سال 15-2014 کے لیے پاور بجٹ میں حکومت نے 'چناب پاور منیجمنٹ اینڈ ٹریننگ انسٹی چیوٹ' کے نام سے ایک باصلاحیت ادارہ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ میں نے اپنے پچھلے سال کی پاور بجٹ تقریر میں بھی ذکر کیا تھا کہ "منیجمنٹ کے تحت اثاثوں کے لیے معیاری طریقہ کار پر مبنی مختلف زمروں میں عملہ کی اسامیوں کو معرضِ وجود میں لانے کا عمل انجام دیا جائے گا"۔ مجھے یہ اطلاع دینے میں مسرّت ہورہی ہے کہ چناب پاور منیجمنٹ اور ٹریننگ انسٹی چیوٹ کو چالو کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔

51- مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے بھی مسرّت ہورہی ہے کہ پاور شعبہ میں اہم پروگراموں اور مرکزی سکیموں کی صحیح عمل آوری کے لیے حکومت نے دو مخصوص پروجیکٹ یعنی ایک جموں اور ایک کشمیر کے لیے قائم کیے ہیں جن کے لیے مختلف زمروں میں 187 اسامیاں وجود میں لائی گئی ہیں۔ سیکرٹریٹ سطح پر بھی ایک پروجیکٹ منیجمنٹ یونٹ قائم کیا گیا ہے۔ اِن اسامیوں پر فائز کرنے کے لیے مختلف زمروں میں افسروں کو ترقی سے نوازنے کے لیے اقدامات کیے جارہے ہیں۔

52- اِسی طرح چناب پاور منیجمنٹ اور ٹریننگ انسٹی چیوٹ کے لیے بغلہار

گاؤں میں دستیاب بنیادی ڈھانچہ میں جو بغلہار I کے تعمیر کے دوران وجود میں آیا تھا ،مناسب طور پر تبدیل کیا گیا ہے تاکہ یہ ٹریننگ انسٹی چیوٹ کی ضروریات کو پورا کرسکے اور اِس اِقدام کو عملانے کے لیے سینٹرل انسٹی چیوٹ آف رورل الیکٹریفکیشن حیدرآباد REC، حکومتِ ہند اور وزارتِ پاور کے ساتھ اِشتراک کے لیے کاروائی جاری ہے۔ جونہی یہ معاملہ حتمی طور پر طے پائے گا تو یہ ادارہ بجلی شعبہ کی تربیتی ضروریات سے نبرد آزما ہونے میں دُوررس نتائج کا حامل ہوگا۔

اِن معروضات کے ساتھ میں سالانہ بجٹ بابت سال 17-2016ء اِس معزز ایوان کے سامنے رکھتا ہوں۔